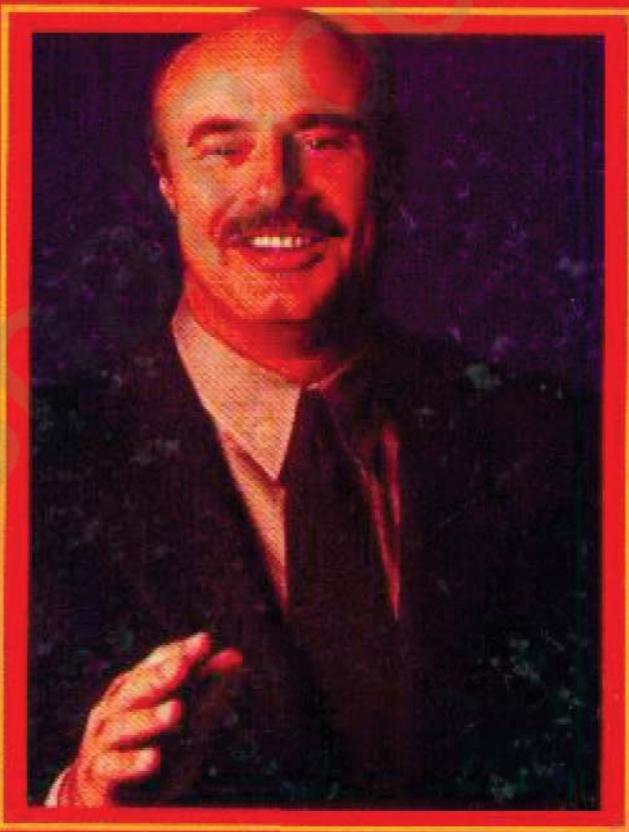


No. 1 New York Times Bestseller
از رو ترجمہ
Life Strategies

کامیاب زندگی کا راستہ

ڈاکٹر فلپ سی میک گرا

ترجمہ ایم ویم



کامیاب زندگی کا راستہ

فلپ سی میک گرا (ڈاکٹر فل)

ترجمہ: ایم وسیم

مشعل بکس

آربی۔۵، سینئر فلور، عوامی کمپلیکس، عثمان بلاک، نو گارڈن ٹاؤن
لاہور۔۵۳۶۰۰، پاکستان

کامیاب زندگی کا راستہ

فلپ سی میک گراڈ (ڈاکٹر فل)

ترجمہ: ایم ڈیم

کالی پرنٹ رائٹ اردو(C) 2007 مشعل بکس

کالی پرنٹ رائٹ(C) 1999 فلپ سی میک گراڈ

ناشر: مشعل بکس

آر۔ بی۔ ۵، سینئر فلور،

عوامی کمپلکس، عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور 54600، پاکستان

فون و فیکس: 042-35866855

E-mail: mashbks@brain.net.pk

<http://www.mashalbooks.org>

اگر ہر شخص خود سے مطمئن ہو جاتا
تو دنیا میں ہیروز کا وجود نہ ہوتا۔

مارک ٹاؤن

فہرست

5	اعتراف	
8	تعارف	
18	حقیقت کو پالیں	1
40	اے اپنالیں یا نہیں!	2
61	اپنا تجربہ آپ خود تخلیق کرتے ہیں۔	3
91	لوگ وہی کرتے ہیں جو موثر ہوتا ہے۔	4
109	مکمل علم ہونے تک آپ تبدیلی نہیں لاسکتے۔	5
116	زندگی عمل سے بنتی ہے۔	6
129	حقیقت نہیں صرف سوچ	7
139	زندگی کی تنظیم کرنی ہوتی ہے، علاج نہیں	8
153	ہم لوگوں کو سکھاتے ہیں کہ ہم سے کیسا رویہ روا رکھیں۔	9
171	معاف کر دینے میں طاقت ہے	10
182	اپنی خواہش کو نام دیجئے	11
198	آپ کی زندگی کا سفر، رہنمای کے ہمراہ	12
223	سات مرحلوں کی حکمت عملی	13
233	اپنے فارمولے کی تلاش	14
257	یہ آپ کا وقت ہے..... یہ آپ کی باری ہے	15

اعتراف

میں ”اوپر“ کا شکرگزار ہوں جنہوں نے میرے اندر یہ کتاب لکھنے کی خواہش بیدار کی اور یہ عزم اور جذبہ پیدا کیا کہ میں اپنے خیالات دیگر لوگوں کے ساتھ شریک کر سکوں۔ ”اوپر“ کے بغیر اس کتاب کا کوئی وجود نہ ہوتا اگر ایسا ہوتا تو یہ میزے نزدیک میری ذات کاالمیہ ہوتا کہ میں نے یہ کتاب لکھنے کا موقع کھو دیا، میں ”اوپر“ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بخوبی یہ کام انجام دیا اور مجھے اپنے پلیٹ فارم پر شریک کیا، بلاشبہ وہ اس وقت امریکہ کی روشن اور واضح ترین آواز ہیں، میری ایک پچی دوست ہونے پر بھی ان کا شکرگزار ہوں۔

میں اپنی ازدواجی زندگی کے ۲۲ سال کے دوران میری لافانی مدد کرنے والی یہوی رابن کا بھی شکرگزار ہوں انہوں نے بالخصوص اس پر اجیکٹ کے دوران مجھے اپنی محبت اور حوصلہ افزائی سے نوازا، میرے ۳ بیٹوں کی ماں ہونے کے باوجود وہ ایک بھرپور خاتون ہیں اور میں ان کی قربت پر نازاں ہوں بے شک انہوں نے زندگی میں کامیابیاں حاصل کیں۔

مجھے یہاں اپنے بیٹوں بے اور جارڈن کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میرا یقین کرتے ہیں انہوں نے راتوں کو جاگ جاگ کر اس کتاب کی تکمیل میں میری معاونت کی۔ انہوں نے اپنی عمر سے پہلے چل، بلوغت اور حوصلہ افزائی کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا، میں ان کی حس مزاح کا شکرگزار ہوں کیونکہ انہوں نے کبھی اپنی والدہ کوئی سے دور نہیں ہونے دیا۔

میں یہاں اپنے انتہائی ملخص اور دلپذیر دوست جو ناچن یقچ جوچل و عزم کی تصویر ہیں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا انہوں نے کئی سال تک پہلے میرے بچوں کو برداشت کرتے ہوئے حصول تعلیم میں ان کی معاونت کی پھر اس پر اجیکٹ میں میرا ساتھ دیا، جو ناچن نے

اس کتاب کے منصوبے میں جتنی محبت اور دانائی کا ثبوت دیا اسے بیان کرنا ممکن نہیں۔

انہوں نے میرے بے ربط خیالات اور نکات کو مر بوٹ کرنے کے لیے دل و جان

معروف تی دی کپیسر اور اونفری۔

سے کام کیا، میں اس میں اس قربانی اور راتوں کو دیر تک جاگ جاگ کر میری معاونت کرنے پر ان کا مشکور ہوں، ان کے تعاون کے بغیر یہ کتاب مکمل کرنا کسی طور پر بھی ممکن نہیں تھا۔

اس طرح مجھے اپنے پارٹنر اور نہایت غربت دوست جیری ڈوبز کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے، وہ نہ صرف میرے بچوں کے مرتبی ہیں بلکہ اس کتاب کے لیے بھی مجھے انہوں نے ایک نہ ختم ہونے والی مدد سے نوازا، گزشتہ دوہائی سے ان کی دیانتداری اور شفقت نے مجھے آج میرے موجود سانچے میں ڈھلنے کے قابل بنایا تفعظ نظر اس بات سے کہ میں کیا کرتا ہوں وہ ہمیشہ میری بالکوئی میں موجود رہتے ہیں۔

میں اپنی استثنی ٹیم گیلووے کا ممنون ہوں جنہوں نے اپنے ان تحف عزم سے مجھے کتاب کے لیے مواد فریم کیا، میں شکرگزار ہوں کہ اس نے کبھی مجھے اپنی تھکن کا احساس ہونے دیا۔ بھی ”ناں“ کہا۔

میلودی گریگ اور کیبلن رائے ہارکا بھی شکریہ کہ انہوں نے مسودے کو تحریری ربط سے سنوارا۔

میری ماں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرنا بھی باقی ہے جنہوں نے میری پوری زندگی میں یہ ”سازش“ کی کہ میں خاندان کا اکلوتا لڑکا ہونے کی وجہ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہوں، آنجمانی والد کا بھی ممنون ہوں جن کی بردباری اور بصیرت ناقابل فراموش ہے، دراصل انہوں نے ہی مجھے تعلیم دی، سکاٹ میڈیسین ہمیشہ میرے ساتھ رہے، ان کا بھی شکریہ !!

دوتی، وفاداری، کتاب کے مسودے کے مطالعے اور دیانتارانہ فیڈ بیک دینے پر مل ڈاں، چپ باب کاک، جان اور سٹیوڈیوؤسن کا شکرگزار ہوں جبکہ کتاب کے ابتدائی ابواب میں مدیرانہ معاونت پر مل زیبائیت کا ممنون ہوں۔

سیمینار کے ہزار ہاشر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بھرپور اعتماد کیا کہ میں ان کے دل و دماغ پر ثابت طریقے سے اڑانداز ہوں، انہوں نے مجھے زندگی کا سبق پڑھانے کی نہ صرف اجازت دی بلکہ دل سے جینا سکھانے کے قابل سمجھا۔

مجھے جیف جیکسن کی دانائی، تجربہ اور مشاورت کا شکرگزار ہونے پڑے گا، انہوں نے اس حوالے سے اس وقت دلچسپی لی جب یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں تھا۔

میں باب ملک کا ملکہر ہوں جنہوں نے اس پر اچیکٹ کا پر جوش خیر مقدم کیا، میں اشاعتی شعبے میں ان کی حیرت انگیز مہارت کا بھی شکر گزار ہوں کیونکہ انہوں نے ایک ریکارڈ وقت میں کتاب کی اشاعت کا کام مکمل کیا۔ میں یہاں ہائپر یون (Hyperion) کی لیزی کا بھی شکر یہ ادا کرنا پسند کروں گا جنہوں نے نہایت صبر و استقامت سے کتاب کی ایڈیٹنگ اور اس حوالے سے کار آمد مشاورت کا فریضہ بخوبی انجام دیا۔

تعارف

”وقت پر سمجھداری کا مظاہرہ کرنا کل دانائی کا نوے فی صد حصہ ہے“
ٹیڈی روڈ ولٹ

ٹارگٹ: امریکا ز سویٹ ہارت

رات کی تاریکی میں طویل خدا ریڑھیاں اترتے ہوئے اور اکمل طور پر تھا تھی، ذرا مختلف حالات کی بنا پر سخت شیڈوں کے تحت ہم اس وقت امریلو میں تھے، روایتی ہوٹل میں سیکورٹی ایک خواب پریشان ہی ہو سکتی ہے۔ لہذا ہم نے جنوبی یونیورسٹی کے نواح میں ایک تین منزلہ محفوظ اور پر سکون مکان میں اقامت اختیار کی تھی، مسلسل محافظ جو ۲۲ گھنٹے چوکس حالت میں کیپ ”اوپرَا“ کی سیکورٹی کا فریضہ سر انجام دیتے تھے اس وقت اندر ہرے میں بیٹھے ہوئے سردی کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے، انہیں خبر نہیں تھی کہ وہ (اوپرَا) اس وقت کہیں جا رہی تھی، عمارت کی ہر منزل خاموش اور خوابیدہ نظر آرہی تھی، شال سے آنے والی تن بستہ ہواں کی سیٹیوں کے سوا کوئی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی، سیڑھیوں کا دوسرا مرحلہ اترنے کے بعد اس نے انگلی کی نوک سے میرے دروازے پر بلکی دستک دی، مجھے پتہ تھا یہ وہی ہو گی اسے بھی معلوم تھا کہ میں اس کے بارے میں جانتا تھا لہذا وہ ایک لفظ بھی نہ بولی، یہ آدمی رات کے بعد کا وقت تھا، اس رات کو وہ مقررہ وقت سے 2 گھنٹے پہلے سونے کے لیے بستر میں چلی گئی، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کم نیند لینے کے باوجود وہ اس وقت پوری طرح ہشاش بشاش ہو گی، اگرچہ ہم سب میں یہ خوبی موجود ہے لیکن اوپر ابالخصوص اس

بات میں ہم سے آگے ہے، دشمن کی ایک طویل قطار والے اس ملک میں

اوپر اشو مختلف شہروں میں ہوتا سے اوپر اکیپ کہا جاتا ہے (متجم)

ہم نیند میں بھی چوکس رہتے اور اپنی حفاظت کا خیال رکھتے کیونکہ امریلو میں متحارب گروپوں کے جارحانہ عزادم کا ہمیں بخوبی علم تھا۔

گزشتہ چند روز کے دوران میں نے اس کی آنکھوں میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھی تھی، وفاقی عدالت کے قربی علاقے میں اچھی باتیں سننے کو نہیں مل رہی تھیں، لوگ اوپر اتناک رسائی کے لیے اس کے سطاف پر حملہ آرہو رہے تھے، ایک شیر ماں کی طرح اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے وہ مکمل طور پر تیار نظر آتی تھی، کیا ایسا ہو سکتا تھا کہ دشمن بہت آگے تک چلے گئے ہوں؟

جب میں نے دروازہ کھولا تو وہ مجھے یکا دنہا دکھائی دی، جانے کے لیے کی جانے والی جدو جہد کے باعث اس کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات نظر آرہے تھے، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن یہ ہمدردی اور محبت کے وہ آنسو نہیں تھے جوئی دی شو کے دوران، اس کی آنکھوں میں اس کے لاکھوں مدار دیکھتے ہیں، اپنے خصوصیں پاجامے اور جوتوں میں وہ اپنی عمر سے کہیں چھوٹی نظر آ رہی تھی، وہ کچھ باتیں کرنا چاہتی تھی، وہ رات لمبی ہونے والی تھی۔

ٹی دی والی اوپر اور بھی زندگی والی اوپر انقریباً اتنی ہی مہماں تھی جتنا کوئی شخص تصور کر سکتا ہے، لیکن کسی نے بھی اس کو اس کیفیت میں نہیں دیکھا ہوگا، بعض معنوں میں ٹرائل کا یہ تجربہ اس کے لیے اجنبی تھا اور دوسرے الفاظ میں پہلے تجربے کا تسلسل لیکن مختلف کلاس روم تھا۔

اوپر اکا ”ہمیشہ تیار“ والا زبردست جذبہ بسا اوقات میرے لیے بھی حیران کرن ہوتا ہے حالانکہ میں اسے نہایت قریب سے سمجھتا ہوں اور ہم بھول جاتے ہیں کہ وہ کسی کو بالکل ہماری طرح تکلیف دینے میں مشتاق ہو سکتی ہے۔ مجھے اس کا خود یقینی کا وہ ٹریڈ مارک جسے روزانہ ۲ کروڑ امریکی ہر روز دیکھتے ہیں کہ کیسے وہ برے حالات میں بھی معاملات پر قابو پالیت ہے اور اسے یقیناً اس چیز سے محبت کا ادراک ہو چکا ہے تاہم یہ ہر دو باتیں امریلو میں اس کے اندر نظر نہیں آ رہی تھیں حالانکہ وہ وہی اوپر اتھی جسے دوسرے کے لیے کام کرنا اور پریشان ہونا آتا ہے۔

لیکن میرے کمرے کے دروازے پر اس وقت موجودگی نے مجھے یاد دلایا کہ وہ بہر حال ایک انسان ہے اور اس وقت اس کے اندر تہائی کا ڈراونا احساس موجود تھا جو کسی بھی انسان میں حملے کے دوران در آتا ہے وہ ایک متاثرہ انسان کی حیثیت سے ملوں دکھائی نہیں دے رہی تھی، اور یہ چیز اس وقت اس کی اصل شخصیت سے میل نہیں کھارہی تھی، لیکن مجھے پتہ تھا وہ زخم خورده، پریشان اور کفیوڑ تھی، ہم ایک مختلف دنیا میں اجنبی اور زبردست دباؤ والی کیفیت میں رہ رہے تھے، جہاں لگتا تھا کہ وقت سماجی شعبے میں ترقی سے بہت پہلے جامد ہو کر رہ گیا ہے اور نظریات کی دلیل، شائکی اور کامن سینس بھی قبول کا شکار ہے، ہمارے گروپ کے ارکان نے (اوپر) کے چہرے پر ایٹھی اوپر دائرے نقش کرنے کے احتجاجی پوٹرزوں کی نشاندہی کی، اشتعال انگیز سکر ہر جگہ چسپا تھے تھی کہ مختلف سکولوں میں بھی سکر تقسیم کیے گئے، یہ چیز اس کی مقبولیت اور احترام سے بالکل متفاہ تھی، حتیٰ کہ شہر کے ایوان تجارت کے صدر نے اس ”ورانداز“ کی حمایت نہ کرنے کی وارنگ جاری کر کھی تھی، انہیں حالات کے پیش نظر سیکورٹی بہت سخت کی گئی تھی دوسری طرف اس کے ہزاروں مدارج بھی اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

اوپر کو دھوکہ دہی، ہٹک عزت، غفلت اور اس جیسے کئی ہکنکی دعوؤں کے سول (Civil) الزامات کا سامنا تھا، ان حالات میں اسے سنگروعدالت کا خوف بھی تھا، اس پر میڈ کاؤنٹ کے حوالے سے حقوق توڑنے اور جھوٹ بول کر سنسنی پھیلانے کے سرعام الزامات لگائے جا رہے تھے اس کی عزت نفس اور اخلاقیات کو بری طرح مجروم کیا جا رہا تھا، اس کے مخالفین امریکی عوام کو بتا رہے تھے کہ وہ ویسی نہیں ہے جیسی نظر آنے کی کوشش کرتی ہے، انہوں نے اسے لاچی، غیر ذمہ دار اور سچائی کو دھوکہ دینے والی بھی قرار دیا، عدالت میں مدعیوں نے میزگوٹ گوٹ کر کہا اس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ کہ اس کی عزت نفس کچل کر اس سے ۱۰۰ میلین ڈالر سے زائد کا جرمانہ کیا جائے، اس کے پیشہ وارانہ پہلو پر حملے بہت تکلیف دہ تھے، لیکن اب اس کے مٹاف پر حملے کیے گئے جن کا ہمیشہ اس نے بہت خیال کیا، خود اپر بھی جارحیت کا نشانہ بنی، جس نے اسے اندر گھرائی تک کاٹ کر رکھ دیا، اس سے بھی بڑھ کر یہ تکلیف دہ احساس کہ جس دنیا میں وہ رہتی تھی وہاں آزادانہ طور پر سوال وجواب کیے جاتے تھے لیکن اب کمرہ عدالت میں اسے خاموش رہ کر صرف سننے کا حکم

دیا جا رہا تھا۔

میری رائے میں کیس دائر کرنے والے کروڑ پتی طاقتور چواہوں نے اوپر اکٹیکس اس کی پیچیدہ اور مختلک ریاست میں اس لیے گھینٹا کہ انہوں نے پانی میں خون کی بوسوگہ لی تھی، قانونی موشکانوں کے ذریعے انہوں نے اسے اپنے علاقے میں بے دست و پا کرنے کی کوشش کی جہاں انہائی امیر سیاہ فام خاتون کو بیف (Beef) انڈسٹری کے دشمن کے طور پر کیا جا رہا پیش

* میڈیا کا مولیشیوں بالخصوص گائے میں پائی جانے والی خطرناک بیماری ہے، حالیہ سالوں میں یورپ میں اس سے نقصان ہوا۔ (مترجم)

تھا، اسے گویا امریلو میں گھیرا گیا تھا، نیکس..... سیاہ فام حاوی مردوں اور بیف انڈسٹری کا مسلمہ دار اکٹومبٹ..... اوپر اسے جو کچھ کہایا محسوس کیا اس کا خلاصہ یہ تھا: یہ سب کچھ ٹھیک نہیں، مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے، یہ یقیناً میرے ساتھ نہیں ہو رہا، یہ بچ نہیں ہو سکتا، لیکن ایسا میرے ساتھ کیوں ہو رہا ہے؟ اس کی کوئی وجہ تو ہونی چاہیے تھی۔“
کیا اسے شویں زیر بحث آنے والے اہم موضوع کا سودا کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے تھا؟ کیا اسے بلندی کا راستہ اختیار کرنے والی نہیں ہونا چاہیے تھا؟ نزخوں کی شرح بڑھانے کے گمراہ کن دباو کے سامنے کیا اسے حق نہیں حاصل تھا کہ وہ ڈلی رہے اور حالات کو درست کرے؟

کیا وہاں کوئی انصاف نہیں تھا؟ کیا لوگ اس شرمناک دعوے (کیس) کی حقیقت نہیں دیکھ سکتے تھے؟ اوپر اکو اس کا احساس نہیں ہو رہا تھا، مسئلہ یہ تھا اگر وہ بدستور اس سے بے خبر رہی تو وہ ولگ اس کی خبر لینے والے تھے۔

فلم یاٹی وی کے ستارے کی طرح ہم اوپر اکے بھی سحر میں بتلاتے ہیں، ہم تصور کر سکتے تھے کہ اپنی زندگی کے ہر لمحے میں وہ انہائی اعتماد اور کنٹرول سے سچ پر آتی ہے اور پس منظر میں موسیقی کی دھیمی لہر کے ساتھ بازو پھیلا کر مانوس انداز میں ہاتھ ہلاتی ہے۔ وہ زندگی سے بھی بڑی نظر آ سکتی ہے اگرچہ وہ بڑی نہیں ہے، لیکن امریلو میں بری طرح گھری اور اندر وہی خلفشار میں بتلا ہوتے ہوئے بھی اوپر اونفری نے اپنا معیار برقرار رکھا۔

لاکھوں مدارج اس پر گویا سودائی دنیا میں ایک تیز موسیقی کی طرح انحصار کرتے ہیں،

اسے تازگی کے احساس سے مزین سانس سمجھتے ہیں، اس کے بدلتے میں وہ اپنے دیکھنے والوں کے جذبات کا پوری طرح خیال رکھتی ہے، حتیٰ کہ جملے کا نشانہ بننے کے بعد بھی وہ ”اوپرَا“ کے روپ میں سامنے آئی، اس کاٹی وی شوکا ہر صورت میں جاری رہنا چاہیے۔

امریلو میں جنوری کی راتیں خون مخدود کرنے والی ہوتی ہیں، تاہم پرانی طرز کے ”لٹل ٹھیر“ میں حدت کا پورا انتظام موجود تھا، ہرات جبکہ ۲۰۰ سامعین کندھے سے کندھا جوڑے ہال میں بیٹھے ہوتے تھے یہ بتانا نہایت مشکل ہے آیا ان کے جوش اور توجہ سے تو انکی کا احساس ممکن تھا، ”ہالی ووڈ“ ان کے شہر میں آیا تھا، جیسے ہی ہیڈفون لگائے پروڈیوسر نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا تو سرگوشیاں دھماکہ خیز آوازوں اور خیر مقدمی انداز میں تبدیل ہوئیں، ”اوپرَا“ کی مخصوص موسیقی اچانک سپیکر وں سے تیز آواز میں نکلنے لگی۔

اوپر تیز روشنیوں میں نہائے سامنے آئی تو اس بات میں کوئی شک و شبہ نہ رہ گیا کہ اب شاران کے درمیان موجود تھا، میوزک، سیٹ اور اس کی آمد ہر چیز بالکل ٹھیک تھی، شاستر، رنگین، انداز سے بھر پور، جدید..... آپ اس میں کھوئے بغیر نہیں رہ سکتے، لیکن سیٹ پر موجود ہر چیز ایک مسکراہٹ کے مقابلے میں پیچ تھی..... وہ مسکراہٹ جوزندگی میں ایک معصوم خوشی کا اظہار ہوتی ہے، اسے سننے اور دیکھنے سے محبت کا احساس، مسلسل ۳ گھنٹے کی ریکارڈنگ کے دوران سامعین نے محبت کا جواب محبت سے دیا، وہ خوشی سے جھوم رہے تھے اور اپنے پاؤں ہلارہے تھے، نیکس اس کے محبت کرنے کے مخصوص انداز میں خیر مقدمی سروں کا ایک سلسلہ چل رہا تھا، یہ دوبارہ اس کی اپنی دنیا تھی، وہ مکمل کنٹرول میں تھی، وہ وہی کرہی تھی جس سے اسے محبت تھی، وہ اوپر اتھی !!

ٹھیر میں اپنی ۳ گھنٹے کی موجودگی کے دوران ہر کوئی لطف انداز ہو رہا تھا اور سب سے زیادہ تو وہ خود حظ اٹھا رہی تھی، لوگ اسے چھوٹا، اسے گلے لگانا چاہ رہے تھے گویا ایسا کرنے سے وہ اس کی گرمیوں اور تو انکی حاصل کر سکتے ہوں، یا یہ کہ تو انکی کی کوئی حد نہیں ہوتی، ہال خالی ہونے کے کافی دیر بعد جب اس کے اکثر مذاہ گھروں میں سونے کی تیاری کر رہے ہوں گے وہ بدستور وہاں تھی اور ریکارڈنگ کے مراحل میں اپنے شاف کے ساتھ مصروف تھی، مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی America's Sweetheart - لیکن اس خاموش گھر میں وہ نصف شب کے بعد کا وقت تھا اور میں اس تو انکی کا اختتام دیکھ رہا تھا۔ یمنٹ کے گیم روم

میں بیٹھی امریکا کی سویٹ ہارٹ مسکرائی تھی، وہ میرے ساتھ فرش پر بیٹھی تھی، اس کے بکھرے بالٹخوں کو چھور ہے تھے، کئی روز پہلے کی طرح یہ دن بھی بہت طویل ہو چکا تھا، جب آپ کا ہر روز صبح 5:30 بجے سے شروع ہوا اور یکے بعد دیگرے دوناک شوکی ریکارڈنگ سے قبل 9 گھنٹے عدالت میں گزارے ہوں تو ”تمکن“ کوئی بڑا لفظ نہیں رہ جاتا، اس پیسمنٹ میں اوپر اکے ساتھ بیٹھ ہوئے میں جانتا تھا کہ وہ اس تک پہنچنے والے ہیں وہ بھی خود کو جلاش کرنے کے لیے جدوجہد میں مصروف تھی۔

کئی طرح کے حملوں سے پیدا ہونے والے ناپسندیدہ احساسات وقت گزرنے پر اب سطح پر آیا چاہتے تھے، بھراں کیفیت کو مد نظر رکھیں تو پہتہ چلتا ہے کہ اوپر اخود کو کھوچکی تھی، وہ انسانیت پرمنی طریقے سے جواب دے رہی تھی، وہ شائستگی اور سمجھداری کی اس طرز پر چل رہی تھی جس کا آج کے امریکہ میں فقدان ہے، یہ رویے سوچیں اور انداز ہی ہیں جو کسی معاشرے اور زندگی پر اثر ڈالتے ہیں، یہ رویے آپ کے ہوں، اوپر اونفری کے ہوں یا معاشرے کے مجموعی رویے ہوں، دراصل یہی کسی الیے کے ر عمل کی نشانی ہوتے ہیں۔

ایک دوست کی حیثیت سے میں اسے گلے لگا کرتسلی دینا چاہتا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور اسے فکر نہیں کرنی چاہیے، لیکن میں بڑی اچھی طرح جانتا تھا، میں جانتا تھا کہ وہ اس کیفیت سے نہیں نکلے گی، اس کیفیت سے جلد نہیں نکل سکے گی، وہ ہارنے والی تھی اور اس پر ایک عدالتی فصلے کا لیبل لگنے والا تھا اور یہ یقیناً ایسا ہونا بہت غلط تھا، اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اگر وہ کہیں ہار جاتی تو امریکہ کی کئی اور ریاستوں میں مقدمات اس کے منتظر ہوتے، اور اسے وہاں عدالتوں میں گھسیٹا جائے گا اور ان سب مقدمات میں پیسے کی ہی خوشبو آرہی تھی، لیکن میں وہاں صرف اظہار ہمدردی کرنے یا سننے کے لیے نہیں موجود تھا، بلکہ میں وہاں ایک ایسے منصوبہ کا رطور پر بیٹھا تھا جس نے جیوری کے دل و دماغ کو فتح کرنے کی حکمت عملی تیار کرنا تھی اور مقدمہ جیتنا تھا۔

ہر شخص کا کوئی نہ کوئی کام ہوتا ہے، کچھ لوگ گھر بناتے ہیں، میں زندہ رہنے کی حکمت عملی تیار کرتا ہوں، میں ایک منصوبہ ساز ہوں، میں انسانی فطرت اور رویے کا مطالعہ کرتا ہوں، اپنے بہترین دوست، پاٹنگری ڈوبز (جو میرے خیال میں امریکہ کا سب سے اچھا قانونی تجزیہ نگار ہے) کے ساتھ مل کر لوگوں کی مدد کرتا ہوں کہ وہ جان سکیں زندگی سے انہیں

کیا چاہیے، یہی میرا کام ہے اور اگر یہ آپ کی زندگی ہے جس کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں تو بتاؤں کہ رکاوٹیں ہمیشہ بہت اوپنی ہوتی ہیں اور اوپر اکے معاملے میں تو یہ اور بھی زیادہ اور پیچیدہ تھیں، مالی یا دیگر.....!!

۱۰۰ ملین ڈالر کے مقدمے میں دوسرا نمبر پر آنے کا کوئی آپشن تھا ہی نہیں، میرے پاس ایک بہت اچھی طرح سوچا سمجھا منصوبہ تھا، پرمختحقین پرمنی حکمت عملی پر سچ کو سامنے لا کر موثر انداز میں پیش کر سکے، اس سڑیتھی کو بنانے میں مجھے کئی ماہ لگے، اس میں جیرت والی کوئی بات نہیں کہ اوپر اس حکمت عملی کا اہم حصہ تھی، اس کے بغیر ہم مویشیوں کے اس علاقے میں بڑی طرح مقدمہ ہار سکتے تھے۔

ہمیں اس کی ضرورت تھی، ہمیں اس کی ذات کی مخصوص توانائی مریبوط حالت میں درکار تھی اور یہ ہمیں ابھی چاہیے تھی، اوپر اکے مقصود کے لیے تیار کرنا میرے کام کا ایک اہم حصہ تھا اور میں ایسا کرنے کی ٹھان چکا تھا، وہ سچائی یہ تھی، لیکن میں اگر غلطی پر نہیں ہوں تو کمرہ عدالت سچ پکھلانے والا بترن نہیں، بلکہ اسی طرح جیسے عام زندگی میں ہوتا ہے..... اگر آپ بغیر سوچے سمجھے اور منصوبہ بندی تیار کیے بغیر عدالت میں چلے جائیں تو آپ خود کو دھوکہ دے رہے ہوں گے، میں اب اوپر اکے مسئلے میں زیادہ انتظار کر سکتا تھا۔

میری ساعت جاری تھی اور ہر روز گزرنے کے ساتھ اس میں تیزی آتی جا رہی تھی، فیصلہ ہو رہے تھے، پلان تیار کیے جا رہے تھے، گواہیاں آرہی تھیں، جاری تھیں، یہ سب کچھ اوپر اکے لیے تیار کیا جا رہا تھا، پر لیں، مدعاً، جیوری حتیٰ کہ ہم خود جو اس کی صفائی کے لیے کام کر رہے تھے جاننا چاہتے تھے کہ اوپر اہمیں اپنی داستان سنائے! لیکن اس ”شار“ کے معاملے سے نہستے ہوئے ہمیں کئی جتن کرنے کے بعد بھی یہ مبہم کیفیت والا تجربہ ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا حتیٰ کہ اوپر اکا ممتاز وکیل چارلس چپ باب کا ک بھی اوپر اکی شمولیت کے بغیر کوئی منصوبہ بندی کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

چپ باب کا ک نے مجھ سے دریافت کیا ”کیا وہ تیار ہو گئی ہے؟ ہمیں اسے تیار کرنا ہی ہو گا“، چپ باب کا ک سے موزوں وکیل کو تلاش کرنا بہت مشکل تھا لیکن وہ جانتا تھا اوپر اکی موجودہ کیفیت برقرار رہنا بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے، میڈیا ٹرائل میں مشہور باب کا ک نے نہایت کامیابی سے پورے ملک میں میڈیا کے محاذ پر اوپر اکا دفاع کیا تھا، اگرچہ